غزہ کا درد

Pain of Gaza

غلام علی[1] ,محمد معاذ عارف[2]

[1]اوکاڑہ یونیورسٹی، اوکاڑہ، پاکستان

[2]اسلامک میسجنگ سسٹم، پاکستان

Ghulam Ali[1], Muhammad Maaz Arif[2]

[1]Okara University, Okara, Pakistan

[2]Islamic Messaging System, Pakistan

تحریر: جنوری-جون 2025

تعارف:

8 اکتوبر 2023 سےغزہ کو ایک تباہ کن انسانی بحران کا سامنا ہے۔ مسلسل بم دھماکوں اور زمینی حملوں میں 54,000 سے زیادہ لوگ ہلاک اور 125,000 زخمی ہو چکے ہیں (ہفنگٹن پوسٹ)۔ ہسپتال زیادہ تر تباہ ہو چکے ہیں، جس کی وجہ سے طبی عملہ اپنا خون عطیہ کرنے پر مجبور ہے۔ بھوک بہت زیادہ ہے، 96 فیصد آبادی غذائی عدم تحفظ کا شکار ہے اور بہت سے لوگ گھاس یا میعاد ختم ہونے والی خوراک کا سہارا لے رہے ہیں (یو این نیوز)۔ صاف پانی کی کمی ہے، جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر بیماریاں پھیلتی ہیں (برٹش ریڈ کراس)۔ تقریباً 1.9 ملین لوگ بے گھر ہو چکے ہیں، اور معیشت 80 فیصد تک سکڑ گئی ہے (ویکیپیڈیا)۔ بین الاقوامی اپیلوں کے باوجود، امداد محدود ہے، جس سے غزہ گھرے مصائب کا شکار ہے۔

غزہ کے درد کو محسوس کرنے کے لیے مصنفین نے اجتماعی طور پر مندرجہ ذیل اشعار وقف کیے ہیں۔

خونِ مسلم بہہ رہا ہے

خونِ مسلم بہہ رہا ہے، پھر بھی دنیا خام ہے،
ظلم بڑھتا جا رہا ہے، عدل کیوں ناکام ہے؟

لب پہ نعرہ امن کا، ہاتھوں میں خنجر لیے،
کفر کے ہر وار پر خاموش سب اسلام ہے۔

غزہ جلتا ہے مگر امت کا دل بے درد ہے،
کعبہ والے سو رہے ہیں، چیختی ہر شام ہے۔

شام، یمن، لبنان، عراق و حجاز میں،
لاش بچوں کی گِری ہے، اور انعام ہے؟

کیا قصور ہے ان معصوم آنکھوں کا بتا،
جن پہ ہر بمبار دن، اک قیامت عام ہے۔

ظلم سہتا ہے جو مسلم، وہی دہشت گرد ہے،
عدل کا معیار کیسا؟ سوچنا بھی حرام ہے؟

معاذ سا ہو جو اٹھے، سچ کا علم تھام لے،

تو سمجھ لو زندہ اب بھی امت کا اک نام ہے۔

عید کی خوشبو ہے

عید کی خوشبو ہے ہر سو بکھرتی

لیکن یہ آنکھیں ہیں آنسو میں ڈھلتی

لبوں پہ ہنسی ہے مگر دل ہے بوجھل

یاد آ رہی ہے وہ بستی جو جلتی

سجیں گے نہ دسترخوان اُن کے گھروں میں

جو اپنے ہی سائے کو ترسے سحر میں

چمکیں گے کپڑے، سجے گی یہ دنیا

پر زخموں میں لپٹی ہیں مائیں جدھر بھی

تو اے جشن والو! یہ سوچو ذرا بھی

کہاں ہے وہ بچہ جو ملبے تلے تھا؟

خوشی میں شریک ان کو بھی کر لو

دعا میں فلسطین کی یادیں سمو لو

عید مناؤ مگر درد بھی یاد رکھو

مظلوم امت کی فریاد بھی یاد رکھو

آج پھر غزہ کے بچے

آج پھر غزہ کے بچے، آسماں کو چھو گئے،

خون میں نہائے جذبے، خاک میں ہی سو گئے۔

چاہا تھا دکھا دیں آنکھوں کو امت کی خواب سی،
اُڑ کے جسم سمیت وہ، بےصدا ہی ہو گئے۔

کب تلک صدائیں دیں گے، کب تلک یہ چیخ و پکار؟
کب کہیں گے "بس کرو"، کب یہ سانسیں کھو گئے؟

قبریں بھی اب کم پڑیں، کفن کو بھی رُلایا،
جنتوں میں جا بسے جو، زندگی سے رو گئے۔

امتِ مسلمہ! کہاں ہیں تیرے وہ سپاہی؟
کیا تجھے خبر نہ تھی، ہم کب کے جل گئے؟

ہم نے پکارا تجھ کو، آنکھیں راہ تکتی رہیں،
اب ملیں گے آخرت میں، دنیا سے ہم تھک گئے۔

معاذ کہتا ہے اے قوم جاگ لے اب بھی کبھی،
ورنہ تیرے نام پر، فرشتے بھی شرما گئے۔

جسم جلتے ہیں

جسم جلتے ہیں، مگر آواز کوئی دے نہیں،
خون بہتا ہے، مگر آنکھیں کبھی نم ہو نہیں۔

ماں کی گود اجڑ گئی، بچہ کہیں دفن ہوا،
کیا یہی قسمت ہے اُن کی؟ یا کہ ہم سے کم نہیں؟

کرب میں لپٹے ہوئے ہر سمت چہرے بولتے،
کوئی سنتا ہی نہیں، آواز میں دم ہو نہیں۔

بم گرا، آنکھیں چمکیں، چیخ جیسے قید ہو،
زندگی غزہ میں اب خوابوں کا موسم ہو نہیں۔

دشمنوں کا ساتھ دے کر جشن کرتے ہیں جو لوگ،
کیا وہ انسانوں کے روپ میں بھی آدمی نہیں؟

امتِ مسلمہ! اٹھ، کب تلک خوابوں میں گم؟
تیری چپ میں لاکھوں لاشیں، کیا تجھے شرم بھی نہیں؟

معاذ کہتا ہے: جہاں حق پہ ستم ہو بار بار،
وہاں خاموشی خود اک جرم ہے، عبادت ہو نہیں۔

زمین خوں سے بھر گئی

زمین خوں سے بھر گئی، فلک بھی رو پڑا،
غزہ کا بچہ جب مسکرا کے سو پڑا۔

نہ ماں کی گود بچی، نہ باپ کی دعا،
ہر گھر پہ ماتم، ہر دل میں ایک کھو پڑا۔

نماز پڑھتے ہوئے مارا گیا امام،
قرآن کہہ اٹھا، میرا حرف تو پڑا

دنیا تماش بین بنی، دیکھتی رہی،
کفن بھی رُل گیا، نہ کوئی ہاتھ ہو پڑا۔

اُمت جو کہتی تھی، ہم ایک جسم ہیں
وہ جسم کاٹ ڈالا، اور ہر عضو سو پڑا۔

کب تک سہیں گے ظلم کی یہ آگ ہم؟
معاذ بول اٹھا، اب تو صبر بھی تھو پڑا

ظلم کر کے یہ سمجھتے ہیں

ظلم کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم طاقتور ہیں،
ڈر کے سائے میں چھپے، اندر سے سب کمزور ہیں۔

کبھی بچے، کبھی عورت، کبھی مسجد پہ وار،
یہ بہادر نہیں، یہ تو فقط بزدل کا زور ہیں۔

ڈالروں کی چمک میں جو ضمیر بیچ آئے،
وہ سمجھتے ہیں کہ حق کے سب اصول چور ہیں۔

امریکہ ہو، کہ اسرائیل، یا ہو کوئی بھی،
ظلم کے ہر ایک قدم پر رب کے نزدیک گور ہیں۔

خونِ مسلم بہا، ہنستے رہے محفل میں وہ،
روزِ محشر بتائیں گے، وہ کتنے شرمسار ہیں۔

قبروں سے اٹھیں گے لاشے، چیخیں گے گواہی دے،

کہ کون قاتل تھا، اور کون رب کے نور ہیں۔

معاذ لکھتا ہے: سچ کی راہ میں مر جانا بہتر،

یہ جہاں چند دنوں کا، اصل میں سب دستور ہیں۔

اے حکمرانِ وقت

اے حکمرانِ وقت

کیا تُو نے نہیں سنا؟

غزہ کے ملبے تلے،

ایک ماں نے اپنے لال کو

کفن کی بجائے آٹے کی بوری میں لپیٹا ہے

کیا تُو نے نہیں دیکھا؟

مسجد کی چھت سے

ایک مؤذن کا لاشہ لٹکا ہے،

اور اذان بند ہو گئی ہے

اے طاقت کے سنگھاسن پر بیٹھے بے حسو

جب فلسطینی بچہ

لبیک یا اقصیٰ کا نعرہ مارتا ہے،

تو تیرے دل کی زمین کیوں نہیں ہلتی؟

تُو کس نیند میں ہے؟

کیا تیری رگوں میں

وہی خون نہیں ہے جو بدر و اُحد میں بہا تھا؟

مدینے کی ریاست کے دعوے بہت ہو چکے،

اب کوئی عمرؓ، کوئی خالدؓ،
کوئی صلاح الدین چاہئے

کیا تیرا فرض نہیں
کہ تو ایک قدم تو اُٹھائے؟
قراردادوں، کانفرنسوں، اور بیانات سے
نہ کسی کی جان بچتی ہے
نہ مسجد اقصیٰ آزاد ہوتی ہے

اے میرے حکمراں
یاد رکھ،
تاریخ خاموش نہیں رہتی،
اور مظلوموں کی آہ
عرش کو چیر کر
خدا کے انصاف کو جھنجھوڑ دیتی ہے

خدا کے لشکر بے شمار ہیں،
لیکن اُس کی غیرت
پہلے ہمیں آزماتی ہے...

اے اللہ
تو بیدار کر ہمارے سوتے ضمیر،
تو پیدا کر امت میں پھر وہی اخلاص،
جو کربلا میں تھا،
جو بدر میں تھا،
جو یروشلم کی فصیلوں پر
صلاح الدین کے سجدوں میں تھا

جو دیکھنے میں چمکدار ہو

جو دیکھنے میں چمکدار ہو، وہ سونا نہیں ہوتا،
ہر شورش کا سپاہی، کبھی مولا نہیں ہوتا۔

امریکہ کی گرج ہو، کہ ہو اسرائیلی آتش،
ایمان کے مقابل کوئی شعلہ نہیں ہوتا۔

ظلمت کی جو بنیاد ہو، وہ قلعہ ڈھ ہی جاتا،
باطن سے جو کمزور ہو، وہ ہارا نہیں ہوتا۔

چمکتے ہتھیاروں سے جنگ جیتی نہیں جاتی،
جو دل میں خدا رکھے، وہ تنہا نہیں ہوتا۔

مسلمان اگر جاگے، تو کہرام مچ جائے،
باطل کا کوئی خیمہ، سر اُٹھا نہیں ہوتا۔

اے مردِ حق! جاگ اُٹھ، صداقت کی صدا دے،
رب کے سہارے والا کبھی تنہا نہیں ہوتا۔

کہتا ہے معاذ یہ، جو حق پہ ڈٹا رہتا،
باطل کا تکبر بھی کبھی باقی نہیں ہوتا۔

غزہ زمین پر جنت

یہ مٹی خوں سے مہکی ہے، یہ مٹی جنتی ہے
یہاں ہر آنکھ نم ہے پر، ہر پیشانی سجدہ گزاری ہے

نہ رو کہ اہلِ غزہ نے، شکوہ تک نہیں کیا
شہید ہو کے بھی ان کی، مسکراہٹ باقی ہے

یہاں ہر بچہ کہتا ہے، ماں غم نہ کر مجھے
مجھے مر کر بھی ملنی، میرے رب کی خاکساری ہے

یہاں روٹی نہیں، دوا نہیں، نہ پینے کا کوئی قطرہ
مگر ہر دل میں بستی، قرآن کی روشنی ہے

یہ دنیا دار ہیں غافل، یہ سوچیں زر پہ مرتے ہیں
ادھر غزہ میں ایمان کی، جنگ سب پہ بھاری ہے

غلام کی زباں یہ کہتی ہے، دیکھو ان شہیدوں کو
جو زندہ لاشوں سے بہتر، ان کی مٹی پیاری ہے

سہمے ہوئے ہیں شہر

سہمے ہوئے ہیں شہر، گلیاں جلی ہوئی،
غزہ پہ ظلم کی ہے، دنیا چُپ ہوئی۔

معصوم بچوں کی صدائیں گئیں کہاں؟
ہر ماں کی گود جیسے خالی ہوئی۔

قبلہ بھی جل رہا ہے، اذانیں تھم گئیں،
امت مگر ہے خواب میں، گم صُم ہوئی۔

کعبے کے وارثوں کو نہ غیرت رہی،

بیعت کے نام پر فقط رسم سی ہوئی۔

اے دل بیدار! اب تو جاگ، پکار دے،
خاموشیوں سے بات کب پوری ہوئی؟

معاذ کہے، یہ وقت ہے حق کے لیے،
ورنہ سزا بھی تیری مقدر بنی ہوئی۔

فضا لہو میں ڈوبی ہے

فضا لہو میں ڈوبی ہے، صدائیں دے رہی ہے
زمیں سسک کے ظلم کی گواہی دے رہی ہے

نہتے جسم، ٹوٹے خواب، خاک و خون میں لپٹے
ہوا بھی آج ان کی بےکسی دے رہی ہے

جہاں کے فیصلے اندھے، ضمیر سب کے مردہ
یہ خامشی بھی مجرموں کو راہی دے رہی ہے

ہر اک اذان، ہر سجدہ، ہر دعا کی ہچکی
لہو کے ساتھ جینے کی گواہی دے رہی ہے

ستم گروں کی طاقت پہ غرور دیکھو کیسا
شہید بچوں کی ہنسی سپاہی دے رہی ہے

معاذ کہتا ہے، جاگو اے امتِ خاموش
تمہاری چپ ہی ظلم کو پناہ دے رہی ہے

خلاصہ:

یہ کتاب کسی داستانِ الم کا اختتام نہیں، بلکہ ایک مسلسل جاری درد کی بازگشت ہے۔ غزہ کا درد ان سطروں سے بہت بڑا ہے۔ یہ ان ماؤں کی آہ ہے جنہوں نے اپنے لال کھو دیے، ان بچوں کی چیخ ہے جنہوں نے جنازوں میں کھیلنا سیکھا، اور ان جوانوں کی بے بسی ہے جو دیواروں سے سر ٹکرا کر بھی انصاف کی دہلیز نہ پا سکے۔ظلم آج طاقتور لگتا ہے، مگر تاریخ گواہ ہے کہ ظلم ہمیشہ رسوا ہوا ہے۔فرعون، نمرود، یزید، سب مٹ گئے۔آج جو اسرائیلی درندگی اور عالمی خاموشی کے سائے میں معصوموں کا خون بہا رہے ہیں، وہ بھول نہ جائیں:

"ظلم کا تاج محل ہمیشہ لاشوں کی بنیاد پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور پھر وقت اس کو مٹی میں دفن کر دیتا ہے۔"

امت مسلمہ کی خاموشی تاریخ کا ایک اندھیر باب ہے۔ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے، مگر بے اثر نہیں۔

غزہ کے لوگ فضائی حملوں کے آسمان تلے اذیت کا شکار ہیں۔ اس کے بچے رو رہے ہیں اور امن کے لیے پکار رہے ہیں۔ غم میں پھنسی ہوئی زمین، جہاں امید ملبے کے نیچے زندہ رہنے کے لیے لڑ رہی ہے۔

غزہ اور ان تمام مصیبت زدہ لوگوں کے لیے دعائیں - کھنڈرات سے امن اٹھے اور غم زدہ لوگوں کے دلوں میں امید جڑ پکڑے۔ بچے سائرن کی بجائے حفاظت کے لیے جاگیں اور خوف کی بجائے خوابوں کے ساتھ بڑھیں۔ ہمدردی تنازعات کی جگہ لے لے، اور انصاف کو آگے بڑھنے کا راستہ دکھائے۔ ہر دوبارہ تعمیر شدہ گھر میں، ہر بحال شدہ زندگی میں، مستقبل میں وقار، آزادی، اور دیرپا امن قائم ہو۔

یہ صرف غزہ کا درد نہیں، انسانیت کا سوال ہے،

ہر چیخ میں مظلوم کی، عدل کا ملال ہے

حوالہ جات:

1. https://www.huffingtonpost.es/global/nuestro-suministro-sangre-esta-agotando-medicos-propia-sangre-salvar-heridos-gaza.html
2. https://media.un.org/unifeed/en/asset/d326/d3268585
3. https://www.redcross.org.uk/stories/disasters-and-emergencies/world/whats-happening-in-gaza-humanitarian-crisis-grows
4. https://en.wikipedia.org/wiki/Economic_impact_of_the_Gaza_war